REGD No. L.5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنے

یوم شنبہ — یکم جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۱۷ فتح ۱۳۳۴ ہش — ۱۷ دسمبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے اور محترم درد صاحب کی قبر پر دعا کرنے اور ان کے اہل وعیال سے افسوس کرنے کے لئے لاہور سے ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ یہاں تین روز قیام فرمائیں گے۔ حضرت میاں صاحب کو بدستور اعصابی بے چینی کی شکایت ہے اور دل کے مقام پر بوجھ رہتا ہے۔ اور رات کے ابتدائی حصے میں زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بھی لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب اور سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اگر اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیاں بند نہ ہوئیں تو مصر اور شام کی متحدہ فوجیں اس کا مقابلہ کریں گی

اسرائیل کو حکومتِ مصر کا شدید انتباہ — سرحدی تنازعات پر برطانیہ کی طرف سے سخت تشویش کا اظہار

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ مصر نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر شامی سرحد پر اس کی جارحانہ سرگرمیاں بند نہ ہوئیں۔ تو مصر اور شام کی متحدہ فوجیں اس کا مقابلہ کریں گی۔ اور مشرق وسطیٰ میں وسیع پیمانے پر جنگ کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ جس کی تمام تر ذمہ داری اسرائیل پر ہوگی۔ ادھر برطانیہ نے اسرائیل کو مطلع کیا ہے۔ کہ شامی سرحد پر اسرائیل کے دستوں نے جو حملہ کیا ہے۔ برطانیہ اسے بہت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کل برطانوی سفیر مقیم حیفہ نے اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شیرٹ کو اپنی حکومت کی طرف سے ایک احتجاجی مراسلہ دیا۔ جس میں سرحدی تنازعات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ برطانوی سفیر نے اسرائیلی وزیر خارجہ کو یہ بھی بتایا کہ شام نے اسرائیلی حملے کے خلاف اقوام متحدہ میں جو شکایت کی ہے اس کے بارہ میں برطانیہ سلامتی کونسل میں شام کی پوری حمایت کرے گا۔ یاد رہے برطانیہ دوسرا ملک ہے۔ جس نے شامی سرحد پر اسرائیلی حملوں کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ فرانس اس بارے میں پہلے ہی احتجاج کر چکا ہے۔

حیفہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اسرائیل نے اقوام متحدہ کے مبصروں کو اطلاع دی ہے۔ کہ حالیہ جھڑپوں میں جو شامی گرفتار ہوئے ہیں۔ اسرائیل انہیں آزاد کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ شام بھی ان یہودیوں کو رہا کر دے۔ جنہیں اس نے گرفتار کیا ہے۔

اقوام متحدہ میں ۱۶ ممبروں کی شرکت کا خیر مقدم

نیویارک ۱۶ دسمبر۔ پاکستان نے اقوام متحدہ میں ۱۶ نئے ممبروں کی شرکت کا خیر مقدم کیا ہے۔ کل اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے نے کہا۔ ان نئے ممبر ممالک کی شمولیت سے اس بین الاقوامی ادارے کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ نمائندے نے امید ظاہر کی کہ جاپان کو بھی بہت جلد ممبر بنا لیا جائے گا۔

کابل میں مارشل بلگانن اور کروشیف کا خاموش استقبال

عوام کو ہوائی اڈے پر پہنچنے کی اجازت نہیں دی گئی

کابل ۱۶ دسمبر۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور مسٹر کروشیف کل جب کابل پہنچے تو ان کا خاموش طریقے پر استقبال کیا گیا۔ کیونکہ عوام کو ہوائی اڈے پر پہنچنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اس خاموش استقبال کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ افغانستان کی حکومت استقبال کو اجاگر کر کے افغان عوام کے اس جذبہ نفرت کو بھڑکانا نہیں چاہتی تھی جو روس کے خلاف ان میں پایا جاتا ہے۔

ہوائی اڈہ پر پہنچتے ہی انہیں فوجی موٹر سائیکلوں کے جلوس میں شاہی محل میں پہنچا دیا گیا۔ تماشائیوں کو اس سڑک پر سپاہیوں اور فوجیوں کی دو قطاروں سے پیچھے کھڑا کیا گیا جس پر سے روسی لیڈروں نے گزرنا تھا۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ افغانستان کے متعدد شہروں میں ایسے پوسٹر تقسیم ہوئے ہیں۔ جنہیں روسی لیڈروں کے دورہ افغانستان پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور عوام کی خستہ حالی کا ذکر کر کے ملک میں جمہوری حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مارشل بلگانن نے کل کابل پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر ایک بیان دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ افغانستان اور روس کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔

وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے چین جانے کی دعوت منظور کر لی

کراچی ۱۶ دسمبر کل پیکنگ اور کراچی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے چین کا دورہ کرنے کے سلسلہ میں وزیر اعظم چین کی دعوت منظور کر لی ہے۔ آپ آئندہ موسم بہار میں چین جائیں گے۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان میں لوکل باڈیز کے — انتخابات —

بہاولپور ۱۶ دسمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے۔ کہ صوبے میں لوکل باڈیز کے انتخابات آئندہ اپریل تک مکمل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کل یہاں سرکٹ ہاؤس میں سرکاری افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میرے دورے کا مقصد یہ ہے کہ میں سرکاری افسروں پر واضح کروں کہ وہ انتخابات میں مداخلت نہ کریں۔ آپ نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ پاکستان کو دیانتدار افسروں کی ضرورت ہے فرمایا افسروں کو خدمت کے جذبے کے تحت کام کرنا چاہیئے۔ اور اس امر کا انتظام کرنا چاہیئے کہ عوام کی شکایات کا جلد ازالہ ہو۔

سوڈان کی مکمل خودمختاری کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا

خرطوم ۱۶ دسمبر۔ سوڈان کے وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے کل پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پارلیمنٹ تیسرے دن سوڈان کی مکمل خودمختاری کا اعلان کر دے گی انہوں نے بتایا کہ ۱۶ دسمبر سے جو نیا آئین نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت سوڈان آزاد جمہوریہ ہوگا۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے کہا ہے کہ مصر گورنر جنرل کی جگہ ایک کمیشن بنانے پر رضامند ہو گیا ہے۔

شام کا تجارتی وفد آج کراچی — پہنچ رہا ہے —

کراچی ۱۶ دسمبر۔ شام کا ایک تجارتی وفد دمشق سے آج کراچی پہنچ رہا ہے۔ یہ وفد پانچ ارکان پر مشتمل ہے۔ اور شامی حکومت کے ایک وزیر اس کے لیڈر ہیں۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی علالت اور درخواستِ دعا

لاہور (بذریعہ تار) مکرم مولوی رحمت علی صاحب تا حال بیمار ہیں۔ اب آپ کو علاج کی غرض سے میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ دسمبر ۱۹۵۵ء

لادینیت کے خلاف جہاد

جمعیۃ العلماء پاکستان کے حالیہ اجلاس میں جو بیرون موچی دروازہ لاہور مورخہ ۱۰ دسمبر کو منعقد ہوا ہے۔ اس میں مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب قادری نے اپنے خطبۂ صدارت میں ملک میں لادینیت کے بڑھتے ہوئے طوفان کو روکنے کے لئے متحدہ اقوام اور علمائے کرام کو باہمی اختلافات رفع کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کے لئے پر زور اپیل کی ہے۔

جہاں تک آپ کی اپیل کے مقاصد کا تعلق ہے۔ واقعی یہ مقاصد علمائے کرام کی شان کے شایاں ہیں۔ اسلام کے ایک اہل علم کے لئے زیبا ہے۔ کہ جس ماحول میں وہ موجود ہو۔ اس ماحول کی فضا لادینیت سے پاک ہو۔ اور اس کے احاطۂ اثر میں رہنے والے صحیح اسلامی زندگی کے حامل ہوں۔ مولانا نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا ہے۔

"چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ عصور ماضیہ اور قرون سابقہ کے مسلمانوں سے موجودہ صدی کے مسلمان ہر حالت میں فائق ہوتے کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ مگر افسوس مسلمان اس کے خلاف ہر حیثیت سے پستی میں گرتے چلے گئے۔ ترقی کے شور تو بہت مچائے۔ مگر راہ عمل وہ اختیار کی۔ کہ تباہ ہوتے چلے گئے اور روزانہ حالت ابتر ہوتی چلی گئی۔ حریت و آزادی کے دو لفظ ان کے ہاتھ آ گئے۔ اور اس کا مفہوم وہ قرار دیا۔ جو غلامی بلکہ غلامی سے بدتر ہے۔ اور حریت کا شور برپا کر کے غلاموں سے بھی بدتر ہو کر رہ گئے۔ بزرگوں نے جو کچھ چھوڑا تھا وہ سب ضائع کر دیا۔"

مولانا ابوالحسنات نے اپنے خطبۂ صدارت میں مزید فرمایا۔ کہ

"یہ چیزیں قوم اور قومیت کو مٹانے والی ہیں۔ اس سے ترقی ہوگی۔ لیکن یورپیت کو نصرانیت کو بے تہذیبی اور وحشت کو نہ کہ اسلام و مسلمین کو۔ شیدائیان حریت ونقالان یورپیت کے اس ناقص طرز عمل کا اثر مسلمانوں کے دوسرے طبقہ پر بھی پڑتا ہے۔ اور وہ راہ راست سے منحرف ہوتے جاتے ہیں۔ دیانتداری کا چرچا روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور بدینی کا سیلاب دمبدم زور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ یہ سب اسی کے نتائج ہیں۔ پہلے زمانہ میں صرف سنی و شیعہ فرقے موجود تھے۔ مگر آج صدہا فرقے پیدا ہو گئے۔ اور ہر ایک فرقہ درپئے آزار اور مستعد جنگ ہے۔ اگر مسلمانوں کو دینداری کا خیال ہوتا۔ تو کوئی شخص نیا فرقہ ایجاد کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ اگر کرتا بھی تو سب اس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ میل جول ترک کرتے۔ تو وہ اختلاف اس شخص کی ذات تک محدود رہتا۔ مسلمانوں کے درپئے آزار ہونے کے بھیڑ جمع نہ کر سکتا۔ مگر اس سے بے پرواہی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ روزانہ نئے نئے فرقے پیدا ہو کر مسلمانوں کو کمزور اور ضعیف کرتے چلے جاتے ہیں۔"

(نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس سے معلوم ہوگا کہ مولانا نے مسلمانوں کی موجودہ پسماندہ حالت کے لئے حریت و آزادی کا نعرہ لگانے والوں اور نئے فرقے بنانے والوں کو ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ کی اس توجیہہ کو صحیح بھی مان لیا جائے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام تر اور آخری ذمہ داری کیا خود بعض علمائے کرام پر عاید نہیں ہوتی۔ امر اس طرح کہ جیسا کہ مولانا نے خود فرمایا ہے۔ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس لئے ضرور ہے کہ مسلمانوں میں بھی وہ خیالات آتے۔ جو زمانہ کی ترقی سے وابستہ ہیں۔ کیا ایسی صورت میں لازم نہیں تھا۔ کہ علمائے کرام حالات زمانہ کے مطابق مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے۔ مگر انہوں نے کیا کیا؟ برصغیر ہند کی ایک سو سال کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے بجائے رہنمائی فرمانے کے یہ تمام زمانہ آپس میں ذرا ذرا سے اختلافات پر ایک دوسرے پر کفر کے فتادی لگانے میں گزارا۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ آمین بالجہر کہنے پر زبان گدی سے نکالنے اور سبابہ اٹھانے پر انگلی توڑنے اور پاؤں کھلے رکھ کر قیام کرنے پر ٹانگیں چکنا چور کر دینے کی دھمکیاں ہی صرف نہ دی گئیں۔ بلکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں سر پھٹول اور خانہ جنگیوں تک نوبت پہنچا کے چھوڑی جاتی رہی ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ اب بھی کئی ایک مساجد میں نمایاں طور پر اعلان لگے ہوئے موجود ہیں۔ کہ "یہاں صرف احناف کے طریق پر نماز پڑھنی ہوگی، ورنہ ......"

جب مغربی تہذیب یہاں در آئی۔ تو کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ ہم نے بجائے اس کو سمجھنے اور ان لوگوں کو اسلام کے قریب کرنے کے جو اس سے متاثر ہوئے ان پر کفر و ارتداد کے فتوے لگائے۔ اور ان کے ساتھ میدان کارزار گرم کر دیا۔ اور اس طرح خود ہی ان کو اسلام کا ایک ایسا تصور پیش کیا۔ کہ گویا اسلام رحمۃ للعالمین نہیں بلکہ محض خدائی فوجداری ہے۔

پھر فرقہ سازی کی آخری ذمہ داری بھی ایسے ہی علمائے کرام پر آتی ہے۔ جنہوں نے ذرا ذرا سے عقائد کے اختلاف پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے دھکے دے کر خود ہی پہلے باہر نکالا۔ اور جتھے بندیاں کر کے اس کے خلاف کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے نہ صرف یہاں کے علمائے کرام سے لکھوائے۔ بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تک جا جا کر ایسے فتووں پر دستخط کروائے۔ اور اسی پر فخر کیا؟

افسوس ہے کہ مولانا ابوالحسنات ابھی تک اسی روش کے مؤید معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے خطبہ کے آخری اقتباس کے آخر کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور آپ نے اصل بیماری کی نشاندہی کرنے اور اس کی جڑ اکھاڑنے کی بجائے اس کو اور بھی مضبوط بنانے کا سامان کیا ہے۔

مولانا نے آخر میں علمائے کرام و مبلغین اسلام کو بھی کچھ ہدایات فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خلق کی اصلاح کے لئے خصائل رذیلہ اور افعال قبیحہ سے باز رکھنے اور خراب عادات اور برے اطوار کو مٹا ڈالنے کی تدبیریں ضروری ہیں۔ جب تک یہ نہ ہو اس وقت تک انسان مکارم اخلاق و محاسن صفات کے ساتھ متصف نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کی بھی اوج خوبی پر نہیں پہنچ سکتی۔ آپ کی ذات باقتضائے ہر حسنات کے ... سے پاک ہو۔ جس طرح سمیت کے دفع کرنے کے لئے ... زیادہ بہتر ہے۔ جو فساد سے پاک ہو۔ آپ کی تعلیم و تبلیغ نہایت سنجیدہ دلائل و براہین سے پر اور بہت گہرے عمیق اور مؤثر اصول ہدایت پر مبنی ہونے چاہئیں۔ آپ کی تبلیغ کا سرچشمہ اور اخذ دلائل و براہین کا منبع براہ راست قرآن و سنت اور فقہائے اسلام کی تعلیمات پر ہونا چاہیئے۔"

(روزنامہ نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء)

ان نصائح سے کوئی بھی شخص اختلاف نہیں کر سکتا۔ ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ علمائے کرام اور مبلغین اسلام کو "خدائی فوجدار" نہیں بلکہ صحیح معنوں میں بشیر و نذیر بننا چاہیئے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کا طریق کار بتایا ہے۔ انہیں بھی نہ صرف زبانی پند و نصائح سے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے نیکی اور اسلامی اخلاق کی تبلیغ کرنا چاہیئے۔ اور محض عقائد کے اختلاف مٹانے کے لئے ڈنڈا نہیں بلکہ جیسا کہ خود مولانا نے فرمایا ہے۔ دلائل اور براہین سے کام لینا چاہیئے۔ اور انہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے وہ اسلام کے اس سنہری ماٹو پر خود عمل کر کے دکھائیں۔ کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اس قدر و عزیز اللہ تعالیٰ کا کہ جو چاہے تو ہر فرعون کو بزور اپنے پر ایمان لانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے ایمان کی قیمت ایک کوڑی کے برابر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان میں ذرا سے جبر کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ ہمارے علمائے کرام اور مبلغین اسلام کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ خود ایسے ایمان کو دھکے دیتا ہے۔ تو ہم اس کے سامنے ایمانوں کا یہ تحفہ پیش کر کے ضرور خود اپنے لئے دوسرے سامان پیدا کرتے ہیں۔ اور سمجھنا چاہیئے۔ کہ جبر سے ہم یہاں سے لادینیت کو دور نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کی جڑیں اور بھی مضبوط کریں گے۔ کیونکہ کسی انسان کے سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ کوئی انسان اس بات کو نہیں مان سکتا۔ جس کا اسے انشراح نہ ہو۔ خواہ ساری دنیا کی مادی طاقتوں کا جبر اس کے خلاف استعمال کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی چمڑی بچانے کے لئے منافق بن سکتا ہے۔ جو کھلے کافر اور مشرک سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مداہنت کی جائے۔ نہیں بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ عقائد کی تبدیلی کے لئے ہر قسم کا جبر حکومت کا ہو یا قانون کا یا معاشرہ کا یا ڈنڈے کا یا قانون اپنے ہاتھ میں لے لینے الغرض ہر قسم کا جبر الٹا پڑتا ہے۔ اور مقصد کے حصول کے راستہ میں سد سکندری بن جاتا ہے۔ جو لادینیت آپ پاکستان میں دیکھتے ہیں۔ اس کی جڑیں دور دور ہیں۔ یہاں تو اس کڑوے پودے کی صرف کچھ شاخیں ہیں۔ اس لئے لادینیت کو روکنے کے لئے ایک عالمگیر جہاد کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس زہریلے پودے کو جڑوں سے اکھاڑا جا سکے۔ افسوس ہے کہ ہم اپنی کوتہ نظری سے اسے اپنے ملک میں صرف فساد فی الارض بنا رہے ہیں۔ اور عالمگیر جہاد سے کتراتے ہیں۔ ہمارے اہل علم حضرات کے لئے اصل کام تو مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام ہے جہاں اس پودے کی جڑیں ہیں۔ جس کی کچھ پریشان شاخیں مسلمانوں پر بھی سایہ ڈال رہی ہیں۔

امت مسلمہ کا ایک امتیازی نشان

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

از قاضی علی محمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سیالکوٹ

قرآن شریف میں امت مسلمہ کا ایک خصوصی اور امتیازی نشان ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر و تومنون باللہ۔ (......)

کہ مسلمانو تم ایک اچھی امت ہو۔ جو لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہے تم انہیں اچھے کاموں کے لئے کہتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔ یعنے تمہارا کام بنی نوع کو نیکی کی تعلیم دینا نیکی پر قائم کرنا اور برائی سے روکنا ہے۔ اور تم ہی اللہ کے مومن ہو۔

آیت مذکورہ بالا کی رو سے مسلمانوں کا سارا اکرام اور بزرگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہونے میں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کو کیا بلحاظ عقائد اور کیا بلحاظ اعمال جس ردی حالت میں پایا دنیا کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قبل ایسی گندی اور بگڑی ہوئی قوم کسی نبی کے سپرد نہ کی گئی۔ جیسی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ مگر باوجود ایسی ردی حالت میں پانے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ نے ان کو قلیل مدت میں اندرونی اور بیرونی ہر قسم کی غلاظتوں اور بدکاریوں سے پاک و صاف کر دیا اور روحانیت کے ایسے اعلے مقام پر پہونچایا۔ کہ کسی نبی کی امت کو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ اس قوم کے اول و آخر کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

صادفتھم قوماً کروث ذلۃ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

فرماتے ہیں۔

یا رسول اللہ اہل عرب کو آپ نے گوبر کی طرح ایک ذلیل قوم پایا۔ اور اپنی قوت قدسیہ سے ان کو سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیا۔ یہودیوں نے چودہ سو سال تک اور عیسائیوں نے چھ سو سال تک عربوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر ان کو اپنے ساتھ نہ ملا سکے۔ ... ... لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو دیکھو۔ کہ ایک قلیل ترین عرصہ میں ان حیوانوں کو انسان اور باخدا اور بااخلاق انسان بنا کر زمینی سے آسمانی بنا دیا۔ اور فرشتوں سے ان کے مصافحے کرا دیئے۔ اور اس دنیا سے حضور رخصت نہ ہوئے۔ جب تک کہ بارگاہ الٰہی سے ان لوگوں کو رضامندی کا سرٹیفکیٹ نہ دلوایا۔ اور آیت رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اس پر شاہد ناطق ہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تیار کردہ پود نے ہر قسم کے اخلاق فاضلہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں وہ کارہائے نمایاں کئے۔ کہ جس سے آسمان بھی چمک اٹھا اور زمین بھی۔ اور انہوں نے اپنے نور باطنی سے آبادیوں اور ویرانوں کے منہ روشن کر دیئے اللھم صل علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اور ان ساری برکات سے محض اس لئے نوازے گئے۔ کہ اپنی اصلاح کے بعد ساری نسل انسانی کے لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر بنے۔

مگر افسوس کہ آج مسلمانوں نے قرآن شریف کے اس عطا کردہ شرف و مجد کو آپس کی خانہ جنگیوں کے شغل میں کلیۃً کھو دیا ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو جو خیر امت ہونے کا امتیازی نشان تھا ترک کر کے خود اپنے ہی ہاتھوں اسلام کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔ اور اسلام کے چشمہ شیریں سے نہ خود پینے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ دوسروں کو پلاتے ہیں۔ جب تک مسلم قوم اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں لگی رہی اسلام غیر معمولی طور پر ترقی کرتا چلا گیا۔ جونہی اس سے پہلوتہی کی ترقی رک گئی۔ حالانکہ قوم کی روحانی اور اخلاقی ترقی کا یہی ایک ذریعہ تھا۔ اور یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ کہنے سننے سے قوم بالعموم بیدار رہتی ہے۔ اور تباہ کن برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہتی ہے۔ اور ترقی کی طرف گامزن ہوتی ہے۔ اور غیروں کے لئے کشش کا موجب بنتی ہے۔ اور بغیر اسکے تدریجاً وہ اخلاق اور روحانیت سے بے بہرہ رہتی ہے۔ بلکہ غیروں کے نزدیک بھی قابل نفرت ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالے کے غضب کا محل ٹھہرتی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ایک پہلی قوم کی حالت یوں بیان کی گئی ہے۔ فرمایا

لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماءھم فلم ینتھوا فجالسوا ھم فی مجالسھم وواکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض فلعنھم اللہ علی لسان داود وعیسی ابن مریم۔

(مشکوٰۃ باب امر بالمعروف)

یعنے یہودی جب گناہوں کا ارتکاب کرتے۔ تو ان کے علما ان کو روکتے۔ مگر وہ نہ رکتے۔ پھر علماء نے ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھانا پینا اختیار کر لیا۔ اندریں حالات اللہ تعالے نے ان سب کے دلوں کو یکساں کر دیا پھر وہ حضرت داؤد اور حضرت عیسے ابن مریم کی زبان سے اللہ تعالے کے ملعون قرار پائے۔

قرآن پاک میں بھی یہود کے اس ناقابل معافی جرم کا تذکرہ بایں الفاظ موجود ہے۔ کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ۔ کہ بنی اسرائیل آپس میں ایک دوسرے کو ان برائیوں سے منع نہ کرتے تھے۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت

" لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اسکے رسول کی راہ میں ادنے ادنے ہرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالے مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے۔ کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اسکی بنیادی اینٹ خدا تعالے نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالے انکے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین "

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

سننے والا کوئی نہ رہا۔ تو ساری قوم بدیوں میں مبتلا ہو کر اللہ تعالےٰ کے غضب کا مورد بن گئی۔ ضربت علیهم الذلة و المسکنة انہی کے حق میں آیا ہے۔ حالانکہ اس قوم کا بڑ زور دعویٰ تھا۔ نحن ابناء الله واحباءه۔ کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور اس کے پیارے بھی۔ مگر بدکاریوں کے نتیجے میں ان کے یہ بلند بانگ دعاوی کسی کام نہ آئے۔

مسلم قوم کے لئے مقام خوف ہے۔ کہ اللہ کے ہاں کوئی رشتہ داری کام نہیں آتی۔ البتہ سچی اطاعت اس کی جناب میں ضرور بار آور ہوتی ہے۔ پس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ایک ایسا نسخہ کیمیا ہے۔ کہ جو قوم کو بھی زندہ رکھتا ہے اور غیروں کے لئے بھی موجب کشش بنا دیتا ہے۔

کتمانِ حق اور اس کے نتائج

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا کتمانِ ہدایت ہے۔ کتمانِ ہدایت کیا ہے۔ کہ کوئی شخص نہ خود کسی ہدایت پر عمل کرے اور نہ دوسروں کو اس کی طرف دعوت دے۔ اس پر ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب اولٰئک یلعنھم الله و یلعنھم اللّٰعنون (البقرہ) یعنی جو لوگ ہماری نازل کردہ ہدایت اور راہ حق کی واضح باتوں کو چھپاتے ہیں۔ بعد اس کے کہ ہم نے لوگوں کے مفاد کے لئے اپنی کتاب میں کھول کر بیان کر دیں۔ ان چھپانے والوں پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے۔ اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایا۔ کتمانِ ہدایت یعنی ہدایت کو چھپانا اور لوگوں پر ظاہر نہ کرنا جناب الٰہی میں کتنا بڑا جرم ہے۔ اور اس کی کتنی بڑی سزا ہے۔ اور اس سے بڑی اور کونسی سزا ہو سکتی ہے۔ کوئی شخص جناب الٰہی میں رد کیا جائے۔ اور قرب الٰہی سے دور پھینکا جائے۔ یہ الفاظ سن کر ایک خدا ترس مسلمان کو کانپ جانا چاہیئے۔ کتمانِ ہدایت کی سزا آنحضرتؐ کی زبان مبارک سے مزید سنیئے۔ فرمایا۔ والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن الله ان یبعث علیکم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا یستجاب لکم (مشکوٰۃ باب امر بالمعروف) فرمایا مجھے قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کہ (مسلمانو!) یا تو تمہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ہوگا۔ یا پھر قریب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تم پر اپنی جناب سے کوئی عذاب بھیجے۔ پھر تم کوئی اس کے حضور دعا بھی کرو گے تو قبول نہ ہوگی۔

ملاحظہ فرمایا۔ کہ کس قدر ہیبت ناک الفاظ ہیں کہ امر بالمعروف نہ کرنے کے نتیجہ میں عذاب کی خبر دے دی۔ اور پھر فرمایا کہ اس حالت میں دعا کی قبولیت سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔

آنحضرتؐ کا ایک اور ارشاد سنیئے:۔

ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی۔ ثم یقدرون ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمھم الله بعقاب (مشکوٰۃ باب امر بالمعروف) فرمایا۔ جس قوم میں بدیاں کی جائیں۔ اور کچھ لوگ ان کو دور کرنے کی قدرت رکھتے ہوں۔ مگر دور نہ کریں۔ تو نزدیک ہے۔ کہ اللہ ان پر کوئی سزا وارد کر دے۔

اس حدیث میں ان لوگوں کو انتباہ کیا گیا ہے۔ جو لوگوں کو فہمائش کر سکتے ہیں۔ لیکن خاموش رہتے ہیں۔ ان لوگوں کا انجام آنحضرتؐ کے الفاظ مبارک میں اس سے بھی بڑھ کر ملاحظہ ہو۔ فرمایا۔ ان الله لا یعذب العامة بعمل الخاصة حتی یروا المنکر بین ظھرانیھم وھم قادرون علی ان ینکروه فلا ینکروا فعلوا ذالک عذب الله العامة والخاصة (مشکوٰۃ باب امر بالمعروف) فرمایا۔ چند لوگوں کی بدکاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمام قوم کو مبتلائے عذاب نہیں کرتا سوائے ان لوگوں کے کہ جو عوام کو بدی کرتے دیکھیں اور پھر نہ روکیں۔ حالانکہ وہ روک سکتے ہیں پس اگر وہ ایسا کریں۔ تو پھر خاص و عام (سب) کو اللہ تعالےٰ عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ان ارشادات کو پڑھ کر ایک مسلمان کے جسم پر رعشہ طاری ہو جانا چاہیئے۔

اس حدیث میں صرف ان لوگوں کی سزا بیان کی گئی ہے۔ جو لوگوں کو بدیوں سے روک سکتے ہیں۔ اور پھر نہیں روکتے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف میں بھی مذکور ہے۔ کہ واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنی (اے مسلمانو!) اس فتنہ سے اپنا بچاؤ کر لو۔ جو تم میں سے صرف ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گا۔ یعنی اگر تم نے ظالموں کو ان کے ظلم سے روکنے کی کوشش نہ کی۔ تو تم بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آ سکتے ہو۔ اللہ نے جہاں ایسے مداہن علماء کی سزا کی خبر دی ہے۔ وہاں حق گو اور آمر بالمعروف بندگانِ خدا کو ان بلاؤں اور عذابوں سے بچنے کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اور وہ کس طرح بچائے گا؟ جس طرح نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو۔ جس طرح لوطؑ اور ان کے ساتھیوں کو۔ جس طرح صالحؑ اور ان کے ساتھیوں کو۔ جس طرح ہودؑ اور ان کے ساتھیوں کو بچایا تھا۔ ایسے نیکوکاروں سے اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے وعدہ چلا آیا ہے۔ کہ وہ ان کو ضرور بچائے گا۔ حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام نے بھی آنے والے عذابوں کی خبر دیتے ہوئے نیکوں کو بایں الفاظ تسلی دی۔ ؎

ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

قربان ہوں ہماری جانیں اس مقدس نبی پر کہ اُمّی ہو کر کن کن خوبصورت اور عام فہم پیرایوں میں جاہلوں کو علم سکھاتا ہے۔ فرمایا کہ امر بالمعروف کرنے والوں اور خاموش رہنے والوں کی مثال ایک کشتی سواروں کی مثال ہے۔ ایک کشتی ہے۔ اور اس کی دو منزلیں ہیں۔ ایک اوپر دوسری نیچے۔ بذریعہ قرعہ اندازی کچھ اوپر کی منزل میں سوار ہوئے۔ کچھ نیچے کی منزل میں۔ لیکن پینے کے پانی کا انتظام اوپر کی منزل میں تھا۔ نیچے والے اوپر پانی لینے جاتے۔ تو اوپر والے تکلیف محسوس کرتے چنانچہ ایک دن نیچے والوں نے مشورہ کیا۔ کہ کشتی میں سوراخ کر کے پانی حاصل کریں۔ چنانچہ وہ کشتی میں سوراخ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اب اگر اوپر کی منزل والے ان کے ہاتھ نہ پکڑیں۔ اور ان کو سوراخ کرنے دیں۔ تو اوپر اور نیچے والے سبھی ہلاک ہوں گے۔ کیونکہ وہ ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ اور اگر ان کو روک دیں گے۔ تو نہ صرف خود بچیں گے۔ بلکہ ان کو بھی بچا لیں گے۔

اے رحمة للعالمین تجھ پر اللہ تعالیٰ کا کروڑوں کروڑ صلوٰۃ اور سلام کہ تو نے ہماری ہدایت کی راہیں کتنے سادہ اور عام فہم طریق پر بیان فرمائیں۔ برادران اسلام! یہ مثال ہمارے زمانہ میں عالم اور جاہل ہر دو پر صادق آتی ہے۔ کشتی سے مراد کشتیٔ اسلام ہے۔ اوپر کی منزل والے عالم اور نیچے کی منزل والے جاہل اور بے خبر۔ پس ان عالموں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان جاہلوں کے ہاتھ پکڑیں۔ تا وہ اسلام کی کشتی میں سوراخ نہ کر سکیں۔ ان کو سمجھائیں۔ تا بدی کم ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا عذاب تھم جائے۔ کیونکہ عالم اور جاہل سب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ اگر عالم لوگ جاہلوں کو نہ روکیں۔ تو عالم بھی اللہ تعالیٰ کی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ جیسا کہ قرآن اور حدیث کی بیان کردہ مثالوں سے واضح کیا جا چکا ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی قرآن شریف میں ایک یہ خصوصیت بھی بیان فرمائی ہے۔ لا یخافون لومة لائم۔ کہ مومن کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہیں ہوتے۔ پس حق گوئی کے معاملہ میں کسی سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ حق کو حکمت کے ساتھ اور جاذب طریق کے ساتھ بیان کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ لا یمنعن احدًا منکم ھیبة الناس ان یقول بحق اذا علمه۔ کہ جب کوئی تم میں سے اپنے آپ کو حق پر سمجھے۔ تو لوگوں کے ڈر سے حق گوئی سے ہرگز نہ رکے۔

ناظرین کرام! یہ سارا مضمون اس امر کا حامل ہے۔ کہ اس وقت تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کی طرف توجہ کریں۔ بھولی بھٹکی قوم کو راہ راست پر لائیں۔ اور اس کو خیر امت کا مصداق بنائیں۔ نیز اس امر کی اس لئے بھی اشد ضرورت ہے۔ کہ آسمانی اور زمینی آفات کا بڑی سرعت سے نزول ہو رہا ہے۔ اور نسل انسانی بلکہ خود مسلم قوم بھی اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں۔ حالیہ تباہ کن سیلاب بھی عذاب الٰہی کا ایک حصہ ہے۔ آج ہر کہ و مہ کی زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری ہیں۔ کہ یہ عذاب ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہیں۔ مگر نہیں جانتے۔ کہ اس کا علاج کیا ہے۔ پس اب علمائے کرام کا فرض ہے۔ کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اور لوگوں کی اصلاح کریں۔ تا غضب الٰہی ٹھنڈا ہو۔ جہاں سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے لوگوں میں تحریک کریں۔ وہاں عوام کو اعمال نیک کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ یاد رہے کہ عذاب الٰہی اختلافِ مذاہب اور اختلاف عقائد کی بنا پر نہیں آیا کرتا۔ بلکہ اہل دنیا کی بدیوں اور بدکاریوں۔ شوخیوں اور شرارتوں۔ جور و جفا اور ظلم و تعدی کی بنا پر آیا کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کو مبارک ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بلند مقام پر کھڑا کیا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے ان کی ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ وہ خیر امت کے خطاب سے بھی سرفراز ہیں۔ اور آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے بھی مصداق ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس جماعت کا یہ وصف بھی بیان فرمایا ہے۔

ا۔ سیکون فی آخر ھذه الامة قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (مشکوٰۃ باب ثواب ھذه الامة) فرمایا میری امت کے آخر میں ایک ایسی جماعت ہوگی۔ کہ ان کو اتنا ہی اجر ملے گا۔ جتنا پہلوں کو ملا۔ کیونکہ وہ امر بالمعروف کریں گے۔ اور نہی عن المنکر کریں گے۔ یہ نقشہ مسیح اور مہدی کی جماعت کے سوا کسی اور جماعت کا نقشہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم چاہیں۔ کہ ہمیں بھی پہلوں جیسا اجر ملے۔ تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ کو جاری رکھو کر نسل انسان کی بہبودی کے لئے وقف ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہمارا طرۂ امتیاز یہی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے

سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے اعزاز میں عصرانہ

خادم کی سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ وہ ہر حکم کی تعمیل کرے (امیر جماعت کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے سبکدوش ہونے والے قائد محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کے اعزاز میں ۳ر نومبر ۱۹۵۵ء بروز ہفتہ شیزان میں ایک عصرانہ دیا۔ اس تقریب کی صدارت امیر جماعت کراچی محترم جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے فرمائی۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے علاوہ جماعت کے متعدد عہدیداران نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے نئے قائد محترم چوہدری عبدالمجید صاحب نے ایڈریس پیش کیا اور ان کی دینی خدمات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے انہیں سراہا۔

ایڈریس کے آخر میں محترم قائد صاحب نے جناب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کو ان کے کامیاب دور قیادت پر ان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اب جبکہ ہم آپ کی قیادت سے محروم ہو چکے ہیں ہم آپ کی گرانقدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ان ذمہ داریوں کو جو جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے آپ پر عائد ہوتی ہیں کما حقہٗ پورا کرنے کی سعادت سے نوازے اور آپ کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو ان خدمات کا جو آپنے دین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے کی ہیں، بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق بخشے آمین۔ نیز درخواست کرتے ہیں کہ آپ بھی اپنی دعاؤں اور اپنے مشوروں سے ہمیں نوازتے رہیں۔ اس کے بعد محترم قائد صاحب نے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کی خدمت میں فریم شدہ سپاسنامہ پیش کیا۔ یہ سپاسنامہ سنہری حروف میں چھپا ہوا تھا۔

محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ان کے عہد قیادت میں ان کے فرائض کو سرانجام دینے میں ان کی مدد فرمائی۔

امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ہمیشہ ان کو فرمانبردار پایا ہے اور کبھی بھی کوئی وقت ایسا نہیں آیا جب اشارۃً یا کنایۃً انہوں نے کسی حکم کی بجا آوری میں کسی قسم کی مشکل کا اظہار کیا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جب مرزا صاحب پہلی بار قائد منتخب ہوئے تو مجھے یہ خدشہ تھا کہ شاید وہ خدام کی قیادت اس طرح نہ کر سکیں جسطرح کہ ان کے پیشرو کرتے رہے ہیں۔ لیکن چند دن بعد ہی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ خدام کی قیادت محفوظ ہاتھوں میں ہی آئی ہے۔

آپنے فرمایا کہ ایک خادم کی پہلی صفت یہ ہے کہ اسے جو کہا جائے وہ اس کی تعمیل کرے۔ لیکن اگر کوئی خادم کسی حکم کو بجا لانے میں لیت ولعل کرے تو وہ اپنے بنیادی اصول کو ہی خیرباد کہہ رہا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدام میں فرمانبرداری کی روح پیدا کرنے کیلئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ خدام کی تربیت اس صورت میں کیجائے کہ نصف شب کے قریب کسی خادم کو بیدار کر کے کہا جائے کہ وہ بٹالہ جائے اور پھر واپس قادیان آئے اور وہ یہ سوچنے کی کوشش نہ کرے کہ اسے یہ حکم کیوں دیا گیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ خادم کا کام صرف حکم بجا لانا ہے۔ نہ کہ بحث کرنا یا دلائل طلب کرنا۔ آپنے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اس وقت تک صحیح رہنمائی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کسی کام کو ہی سرانجام دلسکتا ہے جب تک کہ افراد اور مجلس کے کارکن فرمانبردار نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے اپنے عہد قیادت میں جس طرح فرمانبرداری کا نمونہ دکھایا ہے سب خدام کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجلس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس کے ممبر انتہائی اطاعت گذار اور فرمانبردار ہوں۔ آپنے فرمایا کہ اطاعت کے لحاظ سے ایک خادم کو پاؤں کے نیچے آنے والی خاک سے بھی زیادہ پتلا ہونا چاہیئے اور ایمان کے لحاظ سے مضبوط سے مضبوط پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہونا چاہیئے۔

صدارتی تقریر کے بعد محترم چوہدری صاحب نے دعا فرمائی۔ اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر متعدد تصاویر بھی لی گئیں۔

محمد جمیل چغتائی
ناظم نشر و اشاعت، خدام الاحمدیہ کراچی

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیر!

(از مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب قائمقام ناظر امور عامہ کے والد صاحب بتاریخ ۵؍۱۲؍۵۵ دو بجے فوت ہو گئے۔ ان کا نام ملک محمد رمضان تھا۔ وطن تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں موضع بلوٗ تھا۔ عمر بوقت وفات ۷۰ برس کی تھی۔ بوقت وفات ان کی اولاد میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی زندہ ہیں۔ باقی فوت ہو چکے ہیں۔

۔ اپنی وفات سے کچھ ہی عرصہ پہلے وہ اپنے وطن سے جہاں مستقل رہائش رکھی ہوئی تھی ربوہ تشریف لے آئے اور پھر اسی آخری بیماری کے شروع ہونے سے چند دن پہلے ۲/۱۱/۵۵ کو بیعت بھی کر لی۔ اس سے پیشتر اگرچہ وہ احمدیت کی تعلیم سے اور احمدیوں سے بہت محبت رکھتے تھے۔ لیکن بیعت کے لئے آمادہ نہ ہوتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہؤا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ حالانکہ اس سے پیشتر وہ ربوہ میں چار پانچ مرتبہ آ چکے تھے۔ اور اس گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کو جلسہ کی تاریخوں کے متعلق غلط فہمی ہو گئی اور وہ جلسہ کے ختم ہونے کے ایک دو دن بعد میں پہنچے تو بہت صدمہ محسوس کیا۔ کہ جلسہ میں شمولیت سے محروم رہے۔ اس سے ان کی احمدیت سے محبت اور خلوص کا پتہ لگتا ہے۔ اور جب خاکسار ان سے ملنے ان کے مکان پر گیا تو اس صدمہ کا بار بار ذکر کیا۔

مکرم ملک خادم حسین صاحب نے دسمبر ۱۹۴۶ء میں بیعت کی تھی۔ اور چندہ تحریک جدید اپنے والد صاحب محترم کیطرف سے دینا شروع کر دیا۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اجازت عطا فرمائی تھی کہ اپنے غیر احمدی والدین کی طرف سے چندہ تحریک جدید دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سے ان کے سعادت مند فرزند کی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور بالآخر وفات سے پہلے ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرما دی۔ اور پھر یہ شرف بھی ان کو عطا فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۶ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو بعد از نماز ظہر ایک بڑے مجمع احباب کے ساتھ ان کا جنازہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس [illegible] مقام عطا فرمائے۔

مکرم ملک [illegible]ین صاحب نے علاج کا حق ادا [illegible] اپنے گھر کو چھوڑ کر نور ہسپتال کے [illegible] ایک خالی کوارٹر میں مع بال بچوں کے مقیم ہو گئے تاکہ ہسپتال سے قریب ہونے کی صورت میں علاج کی ہر ممکن سہولت حاصل ہو سکے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے، اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور والدین کی دعاؤں سے جو ایک طرح کی محرومی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تلافی فرما دے۔ اور اپنا خاص فضل شامل حال رکھے۔

تحریک حج

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی انشاءاللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حج بیت اللہ شریف کی تیاری میں تعاون اور امداد کی پیشکش کرےگی۔ احباب جماعت اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جو احباب پہلے سے ہی اس تحریک میں شامل ہیں وہ نئے سال کا چندہ کم از کم ایک روپیہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پہ خزانہ صدر انجمن میں جمع کرا دیں اور نئے ممبر بنانے کیلئے جماعت میں پورے زور کے ساتھ تحریک فرمائیں۔

(خاکسار شبیر احمد، مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ربوہ)

ولادت!

میرے لڑکے عزیز مظفر احمد کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ نومولود کی درازی عمر و خادم دین ہونیکے واسطے احباب کیخدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

نیاز مند فقیر اللہ از کھیاہجرہ، ضلع سیالکوٹ

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بچی تاحال بیمار ہے۔ پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار رشید احمد چغتائی عفی عنہ سابق مبلغ بلاد عربیہ)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن کرایا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(عبدالغفور خاں احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

۳۔ میرے بڑے بھائی سید محمد یوسف صاحب نے امسال پٹوار کا امتحان دیا ہے اور ادیب فاضل کا امتحان بھی دینے والے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ہر دو امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار لطف الرحمٰن ناز کارکن دفتر تعمیرات ربوہ)

سیکرٹریان مال مہربانی کر کے فوری توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ میں اب چند دن باقی رہ گئے ہیں مگر ابھی تک ایسی کئی جماعتیں ہیں جن کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی ابھی تک کوئی وصولی نہیں ہوئی۔ سیکرٹریان مال مہربانی کر کے نوٹ فرمائیں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے بجٹ کے مطابق رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

بقایا داران حصہ آمد توجہ فرمائیں!

ایسے موصی احباب جن کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مہربانی کر کے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض احباب ایسے بھی ہوں کہ جو اپنی مشکلات کے باعث یکمشت ادائیگی بقایا نہ کر سکتے ہوں۔ مگر بقایا کی ادائیگی کے لئے اپنے دل میں جوش رکھتے ہوں ان کی سہولت کے مدنظر بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مناسب قسط مقرر کر کے قسطوار ادائیگی بقایا کی منظوری حاصل کر لیں۔ قسط بقایا علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہوگی اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہوگی۔

تمام بقایا داران حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ وصیت کی اہمیت کے پیش نظر جلد از جلد اپنے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے صنعتی نمائش زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بموقعہ جلسہ سالانہ ۵۵ء

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام صنعتی نمائش لگائی جائے گی براہ مہربانی تمام لجنات اپنی اپنی جگہ نمائش کے لئے اشیاء تیار کر کے ارسال کریں یا جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے ہمراہ لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

مصباح کے متعلق کچھ

تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہی ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے ماہنامہ مصباح تقسیم ہند کے بعد ۱۹۵۰ء سے باقاعدہ جاری ہے۔ یہ احمدی مستورات کا واحد آرگن ہے جس میں احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کی غرض سے بہتر طریق پر علمی تربیتی دینی اور تحقیقی مضامین پیش کئے جاتے ہیں اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اسے ہر طرح سے مفید بنایا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس رسالہ کو باطمینان چلانے کے لئے احمدی احباب اور بہنوں کی طرف سے پوری طرح تعاون نہیں کیا جا رہا۔ ضرورت ہے کہ اس وقت اس کی خریداری اس حد تک بڑھا دی جائے کہ ادارہ تمام اخراجات باطمینان پورے کر سکے۔ اور جن خریداروں کے نام مصباح وی پی کئے جائیں وہ وصول فرمایا کریں اور اہل علم بہنیں اپنے علمی مضامین و دیگر معلومات بھیج کر تعاون فرمائیں۔ (مریم صدیقہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۵۵ء کو بوقت ۸ بجے شب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں قائدین مجالس کا ایک نہایت ضروری اجلاس ہوگا جس میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر قائدین سے خطاب فرمائیں گے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے جملہ قائدین مطلع رہیں اور وقت مقررہ پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لے آئیں۔ یہ اجلاس نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی مجلس کے قائد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خود تشریف نہ لا رہے ہوں تو وہ اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرمی ڈاکٹر احمد دین صاحب اور ڈاکٹر فضل دین صاحب آف یوگنڈا (افریقہ) کی بڑی ہمشیرہ مہتاب بی بی کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۵ء منگل اور بدھ کی درمیانی شب کو بارہ بجے انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ وفات کے وقت عمر ۸۵ سال تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(بشیر احمد طور محلہ ستار پورہ کھاریاں)

تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبات تقریروں اور مجالس میں بار بار نوجوانوں کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ سلسلہ کا ہر رکن ایک ایسی کڑی میں منسلک ہے کہ خواہ وہ کوئی کام بھی کر رہا ہو وہ خدمت دین میں شامل ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ کو تجارت و صنعت کے لئے ایسے تعلیم یافتہ مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے جو ایف۔ اے / ایف۔ ایس۔ سی، بی۔ اے / بی۔ ایس۔ سی، ایم۔ اے / ایم۔ ایس۔ سی پاس ہوں۔ ایسے نوجوانوں کو حسب استعداد ان کاموں کی ٹریننگ دلا کر ان سے کام لیا جائے گا۔ اس لئے ایسی تعلیم رکھنے والے نوجوانوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کریں۔ وقف کی یہ درخواستیں متعلقہ جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی مصدقہ ہونی چاہئیں۔ جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھجوائی جائیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی خیال رکھیں اور جو مخلص نوجوان ان کے علم میں اس قابل ہوں ان کو وقف کی تحریک فرمائیں۔

اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ اگرچہ شروع شروع سے واقفین کو گذارہ کے لئے بہت کم رقم ملتی ہے مگر خدا کے فضل سے جوں جوں سلسلہ ترقی کرے گا۔ آمدنیاں بڑھیں گی تو اس کا فائدہ بھی انہی واقفین کو ملے گا جنہوں نے مشکلات کے وقت سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی۔

شکریہ احباب

ہماری والدہ محترمہ کی وفات پر بہت سے احباب نے انفرادی طور پر یا خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا ہے۔ قادیان کے احباب اور وہاں کے بعض غیر مسلم دوستوں نے بھی تعزیتی خطوط لکھے ہیں ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں [illegible] کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

خاکساران مرزا اسلام اللہ۔ مرزا منظور احمد آف قادیان حال حویلی منصف چنیوٹ

درخواستہائے دعا

(۱) اخویم مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان کو ناک سے خون آتا ہے۔ بعض اوقات اس کی مقدار دن بھر میں ڈیڑھ سو قطرہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت جسمانی اور دماغی کمزوری ہو رہی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اگر کسی صاحب کو اس مرض کا علاج معلوم ہو تو انہیں یا مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

مختار احمد ہاشمی (چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ)

(۲) حیدر آکلوتے لڑکے صلاح الدین بعمر ۵ سال پر فالج گرنے سے ایک بازو اور ایک ٹانگ کمزور ہو گئی ہے۔ بزرگان جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ضیاء الدین اختر کلاس والہ)

(۳) میرے بڑے بھائی مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مبلغ کے بچے کو ٹانگ پر چوٹ آنے کی وجہ سے پلستر کیا گیا تھا۔ اب پلستر اتارا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ کے ساتھ درازئی عمر عطا فرمائے آمین

خاکسار عبد اللطیف کاتب ربوہ

اپنی جملہ طبی ضروریات میں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کو یاد رکھیں!

سیلاب زدگان کی امداد کا کام انتہائی منظم طریقہ پر ہو رہا ہے!

ہر گاؤں کے ایک ایک فرد کے نقصان اور سرکاری امداد کی تفصیل موجود ہے

لاہور۔ ۱۵۔ دسمبر۔ ضلع سیالکوٹ کے سرکاری افسروں نے سیلاب زدہ لوگوں کی بر وقت امداد کر کے خدمت اور فرض کا ایک اچھا معیار قائم کیا ہے۔ اس کا تاثر کا اظہار مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم سردار عبدالحمید خاں دستی نے ضلع کے سیلاب زدہ رقبوں کے دو روزہ دورے کے بعد کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہر گاؤں کے ایک ایک فرد کے سیلاب میں پہنچے ہوئے نقصان اور سرکار سے ملی ہوئی امداد کی تفصیل حکومت کے پاس موجود ہے۔

لاہور پہنچ کر ایک ملاقات میں انہوں نے بتایا کہ ضلع میں دریائے راوی اور ڈیک بسنتر اور ایک کے نالوں نے قیامت صغرا برپا کر دی تھی۔ اور کم و بیش ۹ سو دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ان میں سے تین سو دیہات تو ایسے تھے جو بالکل نیست و نابود ہو گئے۔ ان دیہات کی ہلاکت زدہ آبادی کو بحال کرنا اور انہیں ضروریات زندگی بہم پہنچانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مگر مجھے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ ضلع بھر کے ایک ایک مستحق سیلاب زدہ فرد کو بر وقت امداد بہم پہنچائی گئی ہے جس گھر کا کمانے والا فرد بدقسمتی سے سیلاب کی نذر ہو گیا ہے۔ اسے ۵۰۰ روپیہ دیا گیا ہے۔ ہر کچے مکان کی مرمت کے لئے ۵۰ روپے اور بیج وغیرہ کی خرید کیلئے ۱۰۰ روپیہ دیا گیا ہے۔ اس طرح ضلع بھر میں اب تک ۴ لاکھ ۱۱ ہزار روپے کی مفت امداد اور ۱۲ لاکھ ۲۵ ہزار روپے کے تقاوی قرضے دیئے جا چکے ہیں۔

سردار عبدالحمید دستی نے کہا کہ اس کام کا قابل تعریف پہلو یہ ہے کہ ضلع بھر کے ایک ایک گاؤں کے ایک ایک فرد کے مکمل نقصان اور بہم شدہ مدد کی مکمل فہرستیں موجود ہیں۔

ایک جگہ اچانک میں نے جیپ ٹھہرا کر ایک گاؤں کا رخ کیا۔ گاؤں میں پہنچ کر چند آدمیوں کو جمع کر لیا۔ اور ان میں سے چند آدمیوں کو پوچھا کہ اسے کیا مدد ملی ہے۔ اس دوران میں ضلع کے عملہ نے متعلقہ گاؤں کی فہرست نکال کر اس آدمی کا نام میرے آگے رکھ دیا۔ اندراج یہ تھا "ایک رضائی۔ ایک کمبل۔ ۵۰ روپے نقد۔ ۱۰۰ روپیہ تقاوی اور ۱۵ گز کپڑا"۔ اس آدمی نے جو تفصیل بتائی وہ اس کے عین مطابق تھی۔ بلکہ ایک من گندم اس پر مستزاد تھی۔

سردار دستی نے کہا کہ اس کامیابی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے خود رات دن ایک کر کے کام کیا۔ ان کی دیکھا دیکھی تمام افسر بھی ہر قسم کے آرام کو خیرباد کہہ کر صبح سے شام اور شام سے صبح تک سیلاب زدہ رقبوں تک پہنچے۔ اور ان کے لئے ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کے کاموں میں پوری جانفشانی سے حصہ لیا۔

سرکاری افسروں کے علاوہ اکثر جگہ مقامی آدمیوں نے بھی سیلاب کے سلسلے میں عوام کی خدمت کا قابل ستائش مظاہرہ کیا ہے بعض مثالیں تو ایسی بھی سننے میں آئی ہیں۔ جہاں ایسے مقامی افراد نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دوسروں کی مدد کی اور بعد میں اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہفتوں ان تھک ہمت اور محنت سے کام کر کے مستحق افراد تک امداد پہنچانے میں تعاون کیا۔

سردار دستی نے کہا میرا ارادہ ہے کہ ایسے افراد کی خدمات کا کسی صورت میں اعتراف کیا جائے۔ عنقریب سیلاب ریلیف کمیٹی کے اجلاس میں اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ اس اعتراف کی کون سی صورت اختیار کی جائے۔

اس دو روزہ دورے میں سردار دستی نے جو مغربی پاکستان کی سیلاب ریلیف کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔ پندرہ سیلاب زدہ گاؤں اور قصبے دیکھے ہیں۔ تین جگہ تقریریں کیں اور ایسے کنبوں کو جن کا کمانے والا کوئی فرد سیلاب میں بہ گیا تھا ۵۰۰ روپے فی کنبہ کے حساب سے ۲۸۰۰۰ ہزار روپیہ تقسیم کیا۔

رعیہ خاص میں جب یہ بات آپ کے نوٹس میں لائی گئی کہ وہاں کے سیلاب زدہ لوگ ڈسٹرکٹ بورڈ کو تین ہزار روپیہ جمع کر کے نہیں دے سکے۔ جس کی وجہ سے وہاں کا مڈل سکول پرائمری بنا دیا گیا ہے تو آپ نے تین ہزار روپیہ سیلاب فنڈ میں سے گاؤں والوں کی طرف سے ادا کر دیا تاکہ مڈل سکول بحال ہو سکے۔

بندہ کا چھوٹا بچہ ضیاء الدین بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے فضل سے عزیز کو صحت عطا فرمائے۔

خاکسار فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

کشمیر سے متعلق روسی رہنماؤں کے بیانات پر اظہار افسوس

برطانیہ کے موقر اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کا مقالہ افتتاحیہ

لندن ۱۵ دسمبر۔ لندن کے بااثر روزنامہ "ٹیلیگراف" نے اپنے اداریہ میں اس امر پر بڑے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ روسی رہنما کس طرح کشمیر کو بھارت میں مدغم کر سکتے ہیں جبکہ ابھی یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث ہے۔ اداریہ میں کہا گیا ہے کہ روسی لیڈر مسٹر کروشچیف کا بیان بڑا مضحکہ خیز ہے کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔ جبکہ کشمیر کا مسئلہ ابھی سلامتی کونسل نے طے نہیں کیا۔ حکومت پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے سیاسی کمیٹی میں اس امر کی طرف واضح اشارہ بھی کیا ہے۔

مسٹر کروشچیف پاکستان کو پسند نہیں کرتے اور گذشتہ ہفتہ معاہدہ بغداد کے متعلق بھی انہوں نے بڑے شرمناک لہجے میں پاکستان کی "معاہدہ بغداد" میں شرکت پر کہا تھا کہ یہ ایک صابن کے بلبلہ کی طرح پھٹ جائے گا۔

مسٹر کروشچیف پاکستان کو امریکی امداد ملنے پر اور روسی لیڈروں کے کشمیر اور افغانستان کے دورے کے متعلق حکومت پاکستان کی تنقید پر بڑے جھنجھلا رہے تھے۔ لیکن اگر وہ اپنی زبان بند نہیں کر سکتے تو ان کو تنقید بھی برداشت کرنا پڑے گی۔ اداریہ میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ روس حقیقی کر مجھے منصوبہ بندی وہیں انصاف کرتا ہوں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی اس نے ایسے مسائل پر جانبداری ظاہر کی ہے اور اب تو روس کے لیڈروں کی آواز بہت بلند ہوتی چلی جا رہی ہے۔ روسی لیڈروں کا یہ اقدام عالمی امن کے منافی ہے۔ اور ان کو ان امن سوز حرکات سے باز آنا چاہیئے۔

ایرانی پارلیمنٹ کی طرف سے کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی حمایت کا اعلان

تہران ۱۴ دسمبر۔ ایرانی پارلیمنٹ میں کشمیر کے تنازعہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اتوار کے روز ایرانی پارلیمنٹ کے اراکین نے اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایران کے لوگ اسلامی نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر پرامن تصفیہ چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہاں کے عوام کو بغیر کسی بیرونی مداخلت کے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ انہیں آزادی ملنی چاہیئے۔

ایرانی پارلیمنٹ کے ایک رکن نے کہا۔ کہ مسلمان ملک کی حیثیت سے ایران کو کشمیر کے چالیس لاکھ باشندوں کو آزادی دلانے کے لئے جد وجہد کرنی چاہیئے۔ اور اسی سلسلے میں پاکستان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایرانی پارلیمنٹ نے ان کے ساتھ پورا اتفاق کیا ہے۔ ایک دوسرے رکن نے بھی پہلے رکن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست کے چالیس لاکھ مسلمان باشندوں کو حق خود ارادیت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

ولادت

(۱) میاں جان محمد صاحب راہوالی کے ہاں خدا تعالیٰ نے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر والا اور خادم دین بنائے (گیانی عبد الرحمن)

(۲) اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی محمد شریف صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں حلیمہ قدسیہ رسالپور چھاؤنی

تریاق کبیر

ہر مرض کا فوری علاج ہیضہ درد و نزلہ کھانسی سر کام پیٹ درد بچھو سانپ کاٹے کا تریاق

قیمت بڑی شیشی ۸ روپے درمیانی ۴ روپے چھوٹی ۱ روپے

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے جن پر سل کی دوائی اثر نہ کرتی ہوں اس کے استعمال سے یقیناً فائدہ اٹھائیں گے۔ اکثر مریض اس کے استعمال سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔

قیمت ایک ماہ کورس ۱۰ روپے

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ جو بار بار ہوتا ہے۔ اس کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے

قیمت ایکماہ کورس دو روپیہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اولاد نرینہ - ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس بیس روپے • دواخانہ نورالدین جھال جنرنگ لاہور

محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے عام اجلاس مؤرخہ ۹/۱۲/۵۵ میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی

"مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناگہانی وفات پر جماعت احمدیہ لاہور خلوص دل کے ساتھ گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ مکرم درد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قیمتی گوہر تھے جو ہم سے جدا ہوگئے ہیں۔ آپ نے جس ایثار اور اخلاص سے سلسلہ کی خدمت کی ہے وہ قابل رشک ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند مقامات عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

۹ دسمبر ۵۵ء کو بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ شیخوپورہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

"حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور خارجہ کی بے وقت اچانک وفات پر جماعت شیخوپورہ گہرے غم کا اظہار کرتی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون نیز دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت درد صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے اور ان کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ

محمد آباد اسٹیٹ سندھ

حیدرآباد ڈویژن کے ایک سندھی اخبار کے ذریعہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ کی وفات حسرت آیات کی خبر نے احمدیہ اسٹیٹس کے احمدی احباب میں غم و رنج کی ایک لہر دوڑا دی۔ کوئی شخص بھی اس خبر کی صداقت پر یقین نہ لاتا اور ہر چہرہ رنجیدہ اور مغموم نظر آتا تھا۔ کہ سلسلہ کا ایک بہت بڑا خادم جس نے اپنی ساری زندگی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رفیق خاص کی حیثیت سے گذاری ہے۔ اچانک ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے۔ چونکہ یہ خبر ایک سندھی اخبار کے ذریعہ پہنچی تھی۔ غم و الم کے جذبات کے ساتھ یہ خیال بھی گذرتا تھا۔ کہ شاید یہ خبر کسی غلط فہمی پر مبنی ہو۔ یا کسی معاند کی شرارت کا نتیجہ ہو۔ لیکن اگلے دن عین اس وقت اخبار الفضل نے اس کی تصدیق کردی۔ جبکہ مقامی اسٹیٹس کے تمام مینیجر و اکاؤنٹنٹ صاحبان اور کارکنان وکالت زراعت تحریک جدید محمد آباد اسٹیٹ میں میٹنگ کے لئے جمع تھے۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت نے ایک مختصر سی تقریر کے ذریعہ محترم حضرت درد صاحبؓ کی سیرت کے بعض پہلو بیان کرکے ان کی قربانیوں اور خدمات کو سراہا۔ اور اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ

محترم حضرت درد صاحب کی اچانک وفات ہم سب کے لئے صدمہ و غم کا موجب ہوئی ہے۔ ان کے وجود میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک پُرجوش مبلغ۔ مدبر کارکن اور مخلص و دیرینہ خادم ہم سے جدا ہوا ہے۔ اور بظاہر ان کی وفات نے ایک ایسی جگہ خالی کردی ہے۔ جس کا فوری طور پر پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ آپ شروع خلافت سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص معاون و رفیق رہے۔ آپ نے جس پُرجوش قربانی۔ بے نفسی اور اخلاص کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی ہے۔ یقیناً اس کی یاد آنے والی نسلوں کے لئے قربانی و اخلاص کی داعی ہوگی۔ بحیثیت امام مسجد لنڈن آپ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ تاریخ احمدیت کا ایک ناقابل فراموش حصہ ہیں۔ آپ باوجود شدید مصروفیات کے کبھی علمی اور ادبی شغف سے بھی غافل نہ رہے۔ اور آپ کی تصانیف خصوصاً "لائف آف احمدؑ" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں انمول موتی کی حیثیت رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اعلیٰ درجات سے نوازے۔ اور قرب خاص میں جگہ دے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ یہ اجلاس اس صدمہ جانکاہ پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے اعزا و اقارب اور آپ کے رفقاء صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتا اور مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتا ہے۔

ناصرالدین کارکن وکالت زراعت حال محمد آباد

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی کارکن تحریک جدید کا چھوٹا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد شریف دفتر الفضل ربوہ

(۲) چوہدری سلطان احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کئی دنوں سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین

(خلیل احمد کارکن لنگرخانہ)

دستوریہ کے اجلاس میں روسی لیڈروں کے بیانات پر اظہار احتجاج

مسئلہ کشمیر پر بحث کیلئے وفاقی مجلس قانون ساز کا خاص اجلاس بلانیکا مطالبہ

کراچی ۱۰ دسمبر۔ کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے حالیہ بیانات پر عامۃ الناس میں غیظ و غضب کی جو لہر پائی جاتی ہے کل تیسرے پہر جب دستوریہ کا اجلاس ہوا تو اس میں بھی اس کی صدائے بازگشت سنی گئی۔ دستوریہ کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب خاں ابھی مشکل سے اپنی کرسی پر بیٹھے ہی تھے کہ شمالی پاکستان کے ایک رکن خان جلال الدین خاں اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے سپیکر سے روسی لیڈروں کے سرینگر کے بیانات کی روشنی میں ایوان میں مسئلہ کشمیر کے متعلق بحث کی اجازت طلب کی۔ خان جلال الدین خاں نے کہا کہ اگر مجلس دستور ساز کے قواعد و ضوابط اس مسئلہ پر بحث کی اجازت نہیں دیتے تو وزیر اعظم کو ہنگامی طور پر وفاقی مجلس قانون ساز کا ایک خاص اجلاس طلب کرنا چاہیئے تاکہ اس اہم عوامی مسئلہ پر بحث کی جا سکے۔ دستوریہ کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب خاں نے مسئلہ کشمیر سے پوری ہمدردی کا اظہار کیا اور اراکین دستوریہ اور ایوان سے باہر عامۃ الناس کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا کہ کارروائی کے ضوابط کسی ایسے مسئلہ پر بحث کی اجازت نہیں دیتے جو آئین سازی سے متعلقہ امور کی نوعیت کے نہ ہوں دستوریہ کا اجلاس جو گذشتہ ایک ماہ میں صرف ایک بار منعقد ہوا تھا۔ آج پھر پیر تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔ اتوار کی وجہ دستوریہ کے ضابطہ کار کے متعلق ۱۳ افراد کی کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں سرکاری گروپ اور حزب مخالف میں بعض امور پر اختلاف رائے بیان کیا جاتا ہے۔ جسے اب ایوان کے باہر دور کرنے کی کوشش کی جائے گی یہ رپورٹ کل دستوریہ کے اجلاس میں بحث کیلئے پیش ہوگی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا
پیغام احمدیت
اردو و گجراتی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لبوب کبیر درجہ خاص۔ طاقت و قوت کی مشہور اور لذیذ معجون۔ نصف پاؤ گیارہ روپے ایک پاؤ بیس روپے۔ فی چھٹانک چھ روپے۔
ناظم ایجنسی:۔ طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کو

اپنی تجارت کے فروغ کا ذریعہ نہ بنائیں!

صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوٹو کو اشتہاروں اور کیلنڈروں وغیرہ میں چھاپا جاتا ہے۔ اور اس کا مقصد سوائے اس کے کہ اپنی تجارت کو فروغ دینا ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ داؤد جنرل سٹور کا کیلنڈر ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے آئندہ اگر کسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے فوٹو کیلنڈروں وغیرہ پر شائع کئے تو اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

(جلال الدین شمس انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پانچ صد روپیہ ۵۰۰/- نقد انعام کے لئے
ایک روپیہ۔ دو روپیہ۔ پانچ روپیہ کے انعامی کوپن معہ کتب کے حاصل کریں
تفصیل کے لئے ہینڈبل جلسہ سالانہ پر ملاحظہ فرمائیں
"دارالتجلید" اردو بازار لاہور

حب اطہر رجسٹرڈ قدیمی، اولین، شہرہ آفاق قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ۱۳/۱۲/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ